فیضانِ نبویؐ اور موجودہ مسلمان

محمد ابوالکلام صاحب جیت گڑھی متعلم دارالحدیث رحمانیہ دہلی

برادرانِ ملت! جب کائنات کے گلستانِ اخلاق پر خزاں طاری ہوگئی امن وامان دنیا سے فوت ہوگیا انصاف وحق پسندی کی لہلہاتی ہوئی کھیتیاں پژمردہ ہوگئیں فسق وفجور کا بازار گرم ہوگیا۔ یتیموں اور بیواؤں کی آہیں ہوا میں گم ہو کر رہ گئیں جہالت وضلالت کا ایک امنڈا ہوا سیلاب آپہنچا حق کا چرچا دنیا سے اُٹھ گیا۔ خداوند قدوس کے ماسوا آفتاب وماہتاب کی پرستش ہونے لگی۔ انسانوں کی حالت جانوروں اور چوپایوں سے بھی بدتر ہونے لگی یہانتک کہ لوگ اپنی اولاد کو زندہ درگور کرنے لگے۔ جیساکہ حالی مرحوم نے اس کی تصویر ان اشعار میں کھینچی ہے ؎

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر تو خوفِ شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی تھی جو شوہر کے تیور کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جاکر

عین اسوقت دریائے رحمت جوش میں آیا اور فاران کی چوٹی سے ہدایت کا ایک نور چمکا جس نے دنیا میں آتے ہی ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا کردیا امن وامان قائم کردیا یہی وہ نور تھا جس کی وجہ سے فسق وفجور کی چلتی ہوائیں بند ہوگئیں۔ عدل وانصاف کا بول بالا ہونے لگا یتیموں اور بیواؤں کی پرورش ہونے لگی الغرض دنیا کا ہر نظام جو درہم برہم ہوچکا تھا اپنی اصل جگہ پر آپہنچا۔ یہ سب کچھ ایک نبی امی کا طفیل اور تصدق ہے جسکی وجہ سے آج دنیا اس ترقی کے بامِ عروج تک پہنچی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں حکمت کا بیج نہ بوتے تو آج یورپ اس ترقی پر نہ ہوتا جس پر اس کو ناز ہے۔ آج دنیا کے اندر جتنے حکماء وفلاسفر سائنسداں موجود ہیں یہ سب اسی ذاتِ اقدس کا تصدق ہی جو آج سے تقریباً چودہ سو سال پیشتر غارِ حرا سے دنیا والوں کیلئے نمونہ بن کر ان کو ضلالت سے نکال کر راہِ راست پر لانے کیلئے نکلی تھے۔

اللہ اللہ یہ اس نبی امی کی شان ہے کہ جس نے ہمیں چاہِ ضلالت سے نکالکر صراطِ مستقیم پر پہنچا یا نہ تو مال و دولت کی تمنا تھی نہ جاہ وحشمت کی خواہش اور نہ کسی چیز کا دعوٰی تھا مگر صرف ایک چیز کا وہ یہ کہ ع

کہ بندہ ہوں اس کا اور ایلچی بھی

قارئین کرام! آپ لوگوں سے یہ مخفی نہ ہوگا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل دنیا کس رنگ و روپ میں چل رہی تھی لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو لوگوں کو اتحاد واتفاق کی طرف رجوع کیا۔

اور مسلمانوں کے قلوب سے بغض وحسد کو بیخ وبن سے نکال کر انکو ایک سلک کے اندر منسلک ہونے کا حکم دیا۔ نیز آپ نے اخوت ومساوات کا عملی جامہ پہناتے ہوئے لوگوں کو بھی اس کی تلقین کی اور ببانگ دہل یہ اعلان کر دیا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی الخ (نہ کسی عربی النسل کو کسی عجمی النسل پر اور نہ کسی عجمی النسل کو عربی النسل پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت ہے اگر معیارِ فضیلت کوئی چیز ہو سکتی ہے تو وہ محض تقوی وپرہیزگاری ہے) یہی نہیں بلکہ آپنے اپنی مجاہدانہ جدوجہد سے لوگوں کو اسلام کا گرویدہ بنا دیا اور لوگ اسلام کی طرف جوق درجوق آنے لگے اور اس طرح اسلام کی ترقی ہونے لگی زمانہ نبوی میں اگرچہ مسلمانوں کی تعداد کثیر نہ تھی مگر ان کے صحیح ایمان اور اسلامی جوش ہونے کی وجہ سے تمام عالم پہ چھاگئے اور ایسی حیرت انگیز ترقی حاصل کی کہ جس ترقی کو دیکھکر لوگ انگشت بدنداں تھے۔ قربان جائیے ان کی اس ترقی پر کہ اگر ایک طرف شاہ روم دہشت وہیبت سے لرزتا تھا تو دوسری طرف فرمانروائے فارس تھراتا تھا اگر ایک طرف مسلمانوں نے رستم جیسے بہادر زماں کو زیرِ خاک کیا تو دوسری طرف خاندانِ کسریٰ کا چراغ گل کر دیا یہی نہیں بلکہ جسطرف انھوں نے قدم بڑھایا فتح وکامرانی کے جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں لے لیا قیصر وکسری کا تاج وتخت ان کے قدموں کے نیچے آن گرا۔

یہ تمام کامیابیاں اور یہ فتوحات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کس وجہ سے حاصل ہوئیں۔ دراصل اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ انھوں نے خداوند قدوس کے ساتھ ایک گہرا تعلق قائم کر لیا تھا اور صراطِ مستقیم پر چلنے لگے اور لوگوں کو بھی اس کی طرف رجوع ہونے کی ترغیب دی۔ انھوں نے اپنی پوری زندگی رضائے خداوندی حاصل کرنے کیلئے وقف کر دیا تھا۔ یہ خدا کے ہوگئے اور خدا ان کا ہوگیا جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

پس جبکہ انھوں نے اپنے آپ کو اسلام کے اندر پورے طور پر داخل کر لیا اور اسلامی قوانین کے ماتحت چلنے لگے تو اللہ رب العزت نے بھی ان کو دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری دیدی اس کے علاوہ دنیا میں عظمت اور شان وشوکت کے ساتھ رکھا۔ الغرض صحابہ کرامؓ نے اطاعتِ خداوندی وفرمانِ نبوی میں اپنی جانِ عزیز کو قربان کر دیا جس کی وجہ سے وہ دنیا میں اسلامی علم کو زندہ کرکے اس دارِ فانی سے دارِ باقی کو سدھار گئے۔

مندرجہ بالا تحریر سے آپ نے بخوبی اندازہ کر لیا ہوگا کہ ہمارے اسلاف نے کس طرح اپنی زندگی کو اسلام کی خدمت خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں صرف کر دیا مگر ہماری داستانِ غم ملاحظہ فرمائیں ؎

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر۔ اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی۔

آج ہماری اخلاقی معاشرتی تمدنی سیاسی حالتیں اسقدر انحطاط پذیر ہوتی جارہی ہیں جس کے بیان کرنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ قوم اس بری طرح دنیا کے اندر زندگی بسر کر رہی ہے کہ دربدر بھیک مانگتی اور ٹھوکریں کھاتی پھر رہی ہے غیر اقوام کے پنجے ان کے جسم کے رگ وریشہ میں چھائے ہوئے ہیں اگر آہ وبکا کرتے ہیں تو شنوائی نہیں ہوتی ہے بڑے بڑے عہدوں کی کرسیاں مسلمانوں سے خالی نظر آتی ہیں اور اس پر غیر اقوام پورے طریقہ سے

قابض ہیں الغرض قوم مسلم چاروں طرف سے پستی کے غاریں میں گری ہوئی ہے ؎

نہ اہل حکومت کے ہمراز ہیں ہم　　نہ درباریوں کے سرافراز ہیں ہم

تف ہے ایسی زندگی پر کہ مسلمان اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ اپنے جسم سے غیر اقوام کے پنجوں کو چھڑائیں اور اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس لیں۔ ان تمام کمزوریوں کی وجہ ہمیں صرف یہی نظر آتی ہے کہ ہم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو بھلا دیا ہے اور اسے بالائے طاق رکھکر نفس کی پیروی کرنے لگے ہیں حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِي یعنی میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں اگر تم ان دونوں پر عمل پیرا ہو جاؤ تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے وہ اللہ کی کتاب یعنی قرآن مجید اور میری سنت یعنی حدیث ہے۔ مگر افسوس کہ آج ہم نے اس کو پس پشت ڈالدیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ہم پر غلامی کی زنجیریں مضبوطی سے بندھ گئیں چنانچہ ہماری اس حالت زار کو دیکھکر کہا گیا۔

ہماری ہر اک بات میں سفلہ پن ہے　　کمینوں سے بدتر ہمارا چلن ہے

پس اگر ہم ابھی سے قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہو جائیں تو اللہ کا وہ وعدہ جو مومنوں سے کر رکھا ہے نعوذ باللہ کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا یعنی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ مومنین و صالحین کو زمین کا خلیفہ بنایا جائیگا جیسا کہ گذشتہ امتوں کو بنایا گیا تھا اور ان کیلئے پسندیدہ دین کو قوت عطا فرمائیگا اور ان کے خوف کو امن سے بدل ڈالیگا اور ان کی یہ شان ہوگی کہ سوائے خداوند قدوس کے کسی کی عبادت نہ کریں گے دوسری جگہ فرمایا۔ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُونَ (پ ۱۷ س انبیاء) یعنی ہم نے زبور میں لکھدیا ہے کہ زمین کی وراثت میرے نیک بندوں کیلئے ہے انہی کو خلیفۃ اللہ فی الارض کہا گیا۔

پس مندرجہ بالا آیتوں سے معلوم ہوا کہ خلیفۃ اللہ فی الارض ہونے کیلئے مومن و صالح ہونا شرط ہے لہذا اگر ہم مومن بننے کی کوشش کریں اور اپنے اعمال کو درست کر کے اس پر صحیح طور سے گامزن ہوں تو ضرور ہم زمین میں اپنی حکومت قائم کریں گے۔

اسلئے میں قوم مسلم کو آگاہ و متنبہ کرتا ہوں کہ اے وہ قوم مسلم کہ تو نیند کی غفلت میں مست ہے اپنی عزت و آبرو کو خاک میں ملائے ہوئے ہے حکومت و سلطنت سے کوسوں دور رہ کر اپنے آپ کو قعر مذلت میں گرائے ہوئے غلامی کا جواب اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے ہے اٹھ اور بیدار ہو جا! یہ وقت سونے کا نہیں بلکہ عمل کا ہے۔